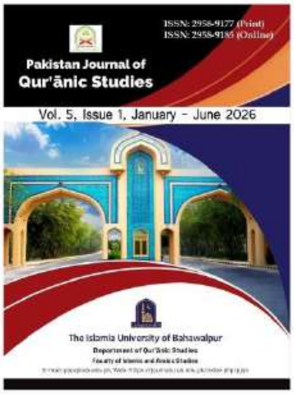

Pakistan Journal of Qur'ānic Studies

ISSN Print: 2958-9177, ISSN Online: 2958-9185

Vol. 5, Issue 1, January – June 2026, Page No. 13-28

HEC: https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089226#journal_result

Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs

Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/issue/view/306

Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4458

Publisher: Department of Qur'ānic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Title **Human Rights in Islamic Jurisprudence: A Critical and Analytical Study.**

Author (s):

Nabila Naz
Lecturer, Islamic Studies, Govt Associate College for women, Hujra Shah Muqeem, Nabilanaz9999@gmail.com

Dr. Saeed Ahmad Saeedi
Associate Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Saeed.is@pu.edu.pk

Received on: 24 May, 2026
Accepted on: 22 June, 2026
Published on: 27 June, 2026

Citation: Nabila Naz, and Dr. Saeed Ahmad Saeedi. 2026. " اسلامی فقہ میں حقوق انسانی کا تصور:ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ: Human Rights in Islamic Jurisprudence: A Critical and Analytical Study". *Pakistan Journal of Qur'ānic Studies* 5 (1):13-28. https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4458.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

All Rights Reserved © 2025 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

اسلامی فقہ میں حقوق انسانی کا تصور: ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Human Rights in Islamic Jurisprudence: A Critical and Analytical Study

Nabila Naz

Lecturer, Islamic Studies, Govt Associate College for women, Hujra Shah Muqeem, Nabilanaz9999@gmail.com

Dr. Saeed Ahmad Saeedi

Associate Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Saeed.is@pu.edu.pk

Abstract:

This article examines the concept of human rights in Islamic jurisprudence, its foundational sources, major categories of rights, and its relevance in addressing contemporary human rights issues. The study demonstrates that Islamic teachings provide a comprehensive framework for safeguarding human dignity and promoting social justice, thereby offering valuable guidance for modern human rights discourse. Human rights constitute one of the most significant concepts of contemporary societies. Islam introduced a comprehensive and balanced system of human rights more than fourteen centuries ago, founded upon the principles of human equality, justice, dignity, and freedom. In Islamic jurisprudence (Fiqh), human rights are not merely legal entitlements but are deeply rooted in moral and spiritual values derived from the Quran and Sunnah. Islamic law emphasizes the protection of fundamental human interests, including life, religion, intellect, property, and honor. These rights are considered universal and applicable to all human beings regardless of color, race, nationality, or social status.

Keywords: *Islamic Jurisprudence, Human Rights, Islamic Law, Human Dignity, Equality, Maqasid-e-Shariah.*

تمہید:

اسلام دین فطرت ہے یہ فرد کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں انسان کی نہ صرف معاشی، معاشرتی، سیاسی اوراخلاقی بلکہ زندگی کے ہر پہلو کے لیے مکمل رہنمائی موجود ہے۔اس نے انسان کو حقوق و فرائض کی تعلیم دی اور انہیں پورا کرنے کی تلقین بھی کی تا کہ معاشرے میں امن و سکون اور عدل و انصاف کی فضا قائم ہو سکے۔اسلامی ریاست میں بنیادی انسانی

Article Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4458

حقوق کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ دنیا کے عام دساتیر کی طرح یہ فرد اور ریاست کے باہمی تعلق تک محدود نہیں بلکہ اس کا دائرہ اطلاق انسان کی پوری زندگی پر محیط ہے۔ آج فقہ اسلامی کا شمار دنیا کے چند قدیم ترین نظام ہائے قوانین میں ہوتا ہے۔ یہ دنیا کی تاریخ کا سب سے منظم، سب سے مرتب اور سب سے وسیع نظام قانون ہے۔

تحقیقی سوالات:

زیر نظر موضوع تحقیق کے بنیادی سوالات درج ذیل ہیں جن کے جوابات تلاش کیے گئے ہیں۔

1۔ اسلامی فقہ میں حقوق انسانی کا تصور کیا ہے اور اس کی بنیادیں کس طرح بیان کی گئی ہیں؟

2۔ اسلامی فقہ اور معاصر بین الاقوامی انسانی حقوق کے تصورات میں کن امور پر ہم آہنگی اور اختلاف پایا جاتا ہے؟

3۔ اسلامی فقہ میں فرد، معاشرے اور ریاست کے حقوق و فرائض کے درمیان کس نوعیت کا توازن پایا جاتا ہے؟

4۔ عصر حاضر میں انسانی حقوق سے متعلق پیدا ہونے والے جدید چیلنجز کا اسلامی فقہ کی روشنی میں کیا حل پیش کیا جا سکتا ہے؟

اسلوب تحقیق:

زیر نظر تحقیق میں تحقیقی و تجزیاتی اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ اس تحقیق میں انسانی حقوق کے تصور کو واضح کرنے کے لیے قرآن و سنت، فقہی مصادر اور معاصر علمی مواد سے استفادہ کیا گیا ہے۔ مزید انسانی حقوق کو بین الاقوامی تصورات کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ بنیادی اور ثانوی ماخذ سے رجوع کیا گیا ہے۔

انسانی حقوق کا مفہوم:

انسان فطری طور پر ایک معاشرت پسند مخلوق ہے۔ اس کی جبلی اور فطری عادات اسے اپنے جیسے دوسروں لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنے پر مجبور کرتی ہے۔ جس کے نتیجے میں اجتماعی زندگی پر مشتمل تعلقات کا ایک ہمہ گیر اور منظم نظام وجود میں آتا ہے۔ عزیز و اقارب، خاندان، محلے، شہر، ریاست اور پوری انسانیت تک پھیلے ہوئے متنوع تعلقات کا یہ لامتناہی سلسلہ اس کے حقوق و فرائض کو طے کرتا ہے۔ بعض حقوق اخلاقی ہوتے ہیں، جن میں بزرگوں کا حق ادب، ضرورت مند کا حق امداد، چھوٹوں کا حق شفقت اور مہمان کا حق تواضع شامل ہے۔ کچھ حقوق میں قانونی تحفظ حاصل ہوتا ہے، مثلاً حق اجرت، حق معاوضہ، حق ملکیت، اور حق مہر وغیرہ۔ ان کا تعلق فرد کے مفاد سے ہوتا ہے۔ اور ریاستی قانون اس مفاد کو تسلیم کرتے ہوئے اسے عدالتی رسائی کے ذریعے قابل عمل بناتا ہے۔ ان حقوق کو قانونی حقوق کہتے ہیں۔

بنیادی حقوق کا دوسرا اہم پہلو آئینی و قانونی حقوق ہیں۔ اور ریاستی قوانین میں ان کو تسلیم کیا گیا ہے۔ شہریوں کے حقوق کا تانا بانا مملکتی معاملات سے جڑا ہے۔ اور مملکت چونکہ وسیع اختیارات اور ذرائع و وسائل کی حامل ریاست ہے اسی لیے

ریاستی آئین فرد کو جو حقوق فراہم کرتا انہیں بنیادی حقوق یا بنیادی انسانی حقوق کہا جاتا ہے۔ اسے فطری، جبلی، طبعی یا پیدائشی حقوق سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ اسلامی آئین کسی بھی ادارے، فرد، امت یا ریاست کو بنیادی انسانی حقوق کو معطل، محدود یا منسوخ کرنے کا اختیار نہیں دیتا۔ بنیادی حقوق کی نوعیت کو واضح کرتے ہوئے "جسٹس جیکسن" کہتے ہیں:

"کسی شخص کی زندگی، آزادی، ملکیت، آزادی تقریر و تحریر، آزادی عبادت و اجتماع اور اسی طرح کے دوسرے بنایدی حقوق کسی رائے شماری کے لیے نہیں کیے جاسکتے۔ ان کا انحصار انتخابات کے نتائج پر ہرگز نہیں ہے۔"[1]

حقوق انسانی کا مذہبی و دینی پس منظر:

خالق کائنات نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے قرآن کے یہ الفاظ ہیں کہ انسان کو بہترین ساخت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ انسان کو پروردگار عالم نے گوناگوں صلاحیتوں سے نوازا ہے اسے علم و شعور اور خدمت و آگاہی کی سوچ و بچار کے لیے عقل و دماغ دیا اور اظہار بیان اور بات چیت کرنے کی خاطر زبان اور قوت گویائی عنائیت کی، اور صحیح و غلط میں تمیز کرنے کا ملکہ عطا کیا اور صراط مستقیم کے نفوس اور خدوخال واضح کرتے ہوئے اسے حریت فکر اور عقیدے کی آزادی سے ہمکنار کیا۔ گویا اسلام کے نقطہ نظر سے حقوق انسانی کا تصور انسان کی ابتدائے آفرینش سے ہے۔ قدیم یونانیوں کے عظیم مفکرین سقراط، پلیٹو اور ارسطو نے روشنی، صداقت، عقل اور انصاف کی خاطر آزادی کے اصولوں پر چار کیا اور آخرکار سقراط بڑھاپے میں اظہار خیال اور صداقت بیانی کے لیے زہر کا پیالہ پی کر امر ہو گیا۔ اسلام کی تاریخ حقوق انسانی کے لیے جدوجہد کرنے والوں سے لبریز ہے۔ گویا انسانی حقوق کا وجود حضرت آدم کی پیدائش سے ہی وجود میں آ گیا تھا۔ پھر ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کے زمانہ پیغمبری میں یہ حقوق وسیع ہوتے چلے گئے اور یہ حقوق ان تمام حقوق سے اعلی و ارفع ہیں جنہیں آج "ہیومن رائٹس" کہا جاتا ہے۔

مغرب میں حقوق انسانی کی تاریخ:

مغرب کے ہاں انسانی بنیادی حقوق کے ارتقاء کا آغاز پانچویں صدی قبل مسیح سے، پانچویں صدی عیسوی کے زوال پذیر روم سے ہوتے ہوئے ایک ہی جست میں گیارہویں صدی سے ہوتا ہے۔ چھٹی سے دسویں صدی عیسوی تک کا پانچ سو سالہ طویل عہد ان کے مدون کردہ تاریخ کے صفحوں سے غائب ہے۔ مغرب کے ہاں، حقوق مستقل اقدار کی حیثیت نہیں رکھتے، ان کا کوئی مستقل اور عالمگیر ماخذ و معیار بھی نہیں ہے۔ آج جنہیں بنیادی انسانی حقوق کہا جارہا ہے، وہ کل تک بنیادی انسانی حقوق نہیں تھے اور اگر تھے، تو ان کی حیثیت محض ایک شوق اور خواہش کی سی تھی، جن کی پشت پر کوئی قوت نافذہ موجود نہیں

1.Salahuddin, Muhammad, *Bunyadi Huqooq* (Fundamental Rights), Idara Tarjuman al-Qur'an, Lahore, December 1977, p. 119.

تھی۔ان میں سے ہر حق، اس وقت حق قرار پایا ہے جب ملک کے مروجہ آئینی دستور نے اسے تسلیم کر کے، سند جواز مہیا کی ہے۔[2]

حق کے معنی ومفہوم:

حقوق حق کی جمع ہے، اس کا مادہ، ح-ق-ق ہے۔ الحق اس کا مصدر ہے اور باب نصر، یَنصُرُ سے ہے۔ مصباح اللغات میں اس کے معنی ثابت ہونا، واجب ہونا، راستی یقین اور انصاف کے درج ہیں۔[3]

امام راغب اصفہانی "مفرادت القرآن" میں لکھتے ہیں:

"اصل الحق: المطابقة والموافقة، لمطابقه رِجل الباب فی حصه لو ورانه علی استقامة"[4]

"الحق کے اصل معنی مطابقت اور موافقت کے ہیں جیسا کہ دروازے کی چول اپنے گڑھے میں اس طرح فٹ آجاتی ہے کہ وہ استقامت کے ساتھ میں گھومتی رہتی ہے۔"

"ڈاکٹر خالد علوی کے نزدیک:

حق کے معنی لازم، واجب اور جائز کے بھی ہوتے ہیں اور اس سے مراد وہ ذمہ داری ہوتی ہے جو کسی اور نسبت سے ایک آدمی پر عائد ہوتی ہے۔"[5]

اسلامی فقہ میں حقوق انسانی کی بنیادیں:

اسلامی فقہ میں حقوق انسانی کی بنیادیں وحی الٰہی پر قائم ہیں۔ اسلام نے انسان کو اللہ تعالیٰ کی معزز مخلوق قرار دیتے ہوئے اس کے بنیادی حقوق کے تحفظ کو شریعت کے اہم مقاصد میں شامل کیا ہے۔ اسلامی فقہ کے مطابق انسانی حقوق کسی فرد، حکومت یا ادارے کی عطا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ حقوق ہیں، جنہیں سلب کرنے کا اختیار کسی کو حاصل نہیں۔ اسلامی فقہ میں حقوق انسانی کی بنیادی اساس درج ذیل مصادر پر مشتمل ہے۔

2. Ghazi, Umar Farooq, Dr, Bunyadi Insani Huqooq ka Tanqeedi Jaiza (A Critical Review of Fundamental Human Rights), p. 10.
3. Balyadi, Abdul Hafeez, Misbah al-Lughat, Idara Dar al-Hadith, Multan, p. 165
4. Imam Raghib al-Isfahani, Mufradat al-Qur'an, Islami Academy, Vol. 1, p. 272.
5. Alvi, Dr. Khalid, Islam ka Muashrati Nizam (The Social System of Islam), Al-Maktabah al-Ilmiyyah, Lahore, 1991, p. 174.

قرآن مجید:

قرآن مجید کی اسلامی شریعت میں وہ حیثیت ہے جو مروجہ قوانین میں دستور کی ہوتی ہے۔ قرآن کریم اسلامی شریعت اور انسانی حقوق کا بنیادی ماخذ ہے۔ قرآن نے انسانی جان، مال، عزت، آزادی اور مساوات کے تحفظ پر زور دیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے؛

و لقد کرمنا بنی آدم [6]

"اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔"

یہ آیت انسانی عزت و تکریم کے عالمگیر اصول کو بیان کرتی ہے جو اسلامی حقوق انسانی کی بنیاد ہے۔ قرآن مجید میں حق، استحق اور احق کے الفاظ تقریباً 260 دفعہ استعمال ہوئے ہیں۔

سنت نبوی ﷺ:

آپ ﷺ کی تعلیمات اور عملی نمونہ انسانی حقوق کے تحفظ کا بہترین مظہر ہے۔ حجتہ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ "انَّ دِماءکم واموالکم وأعراضکم علیکم حرام [7]

"بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔"

مقاصدِ شریعت:

اسلامی فقہ میں مقاصد شریعت انسانی حقوق کے تحفظ کی بنیادی اساس ہے۔ امام شاطبی اور ان سے پہلے امام الحرمین نے یہ بات لکھی ہے کہ شریعت کے احکام کی پانچ قسمیں ہیں۔

1- دین کا تحفظ

2۔ انسانی جان کا تحفظ

3۔ انسانی عقل کا تحفظ

4۔ انسان کی نسل کا تحفظ

5۔ انسان کے مال کا تحفظ

شریعت کے تمام احکام کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ ان پانچوں بنیادی احکام یا ان پانچوں مقاصد سے ہے۔[8]

6. The Holy Qur'an, Surah Al-Isra (17:70).
7. Sahih al-Bukhari, Hadith No. 1739.
8. Ghazi, Dr. Mahmood Ahmad, Muhadarat-e-Shari'at (Lectures on Islamic Law), Al-Faisal Nashiran wa Tajiran Kutub, Lahore, September 2022, p. 80.

فقہاء اسلام نے انسانی حقوق اور اس کے تصور پر اصولی بحث کی ہے۔ اور اسے تین حصوں میں منقسم کیا ہے۔

1۔ ضروریات:

وہ حقوق جن پر انسانی زندگی، اور حیات کا دارومدار ہے۔ ایسے تمام حقوق "ضروریات" کے تحت آتے ہیں۔ فقہاء نے اس میں پانچ چیزوں کی تفصیل بیان کی ہے

تحفظ دین: ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے، کہ وہ دین کا علم حاصل کرے اور احکام الہی کو اپنی عملی زندگی میں جاری ونافذ کرنے کے لیے ضروری اقدام واہتمام کرے۔ عقائد واخلاق کی ساری تعلیمات دین کے تحفظ کے لیے ہیں۔

تحفظ جان: معاشرہ کے تمام افراد کا یہ بنیادی حق ہے کہ وہ اپنی زندگی کے تحفظ اور سلامتی کے لیے تمام ضروری تحفظات حاصل کریں۔ عزت وآبرو کے تحفظ کا حق بھی اس قسم کے تحت آتا ہے۔

تحفظ مال: قانون شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے جو کچھ انسان اپنی محنت اور جدوجہد سے کماتا ہے اس پر تصرف کا اسے قانونی حق حاصل ہے۔ کسی فرد کو کسی دوسرے کے مال پر دست درازی کا کوئی حق نہیں۔

تحفظ عقل: عقلی وفکری صلاحیتوں کو پروان چڑھانے اور ذہانت کو جلا بخشنے کے لیے تعلیم وتربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے انسان کا یہ مسلمہ حق ہے اسے تعلیم وتربیت کے تمام مواقع حاصل ہوں۔

تحفظ نسل: قانون شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے جو کچھ انسان اپنی محنت اور جدوجہد سے کماتا ہے اس پر تصرف کا اسے قانونی حق حاصل ہے۔ کسی فرد کو کسی دوسرے کے مال پر دست درازی کا کوئی حق نہیں۔

2۔ حاجیات:

حقوق کی دوسری قسم "حاجیات" کہلاتی ہیں۔ یہ وہ حقوق ہیں جن پر اگرچہ زندگی کا دارومدار تو نہیں لیکن ان کے بغیر مشکلات اور دشواریاں پیدا ہوتی ہیں۔ شریعت ان مشکلات کو بھی دور کرتی ہے جن کی وجہ سے زندگی میں تنگی اور حرج واقع ہوتا ہے۔ حاجیات کی بنیاد قرآن کریم کی درج ذیل آیت سے واضح ہوتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر[9]

"اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے، وہ تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا۔"

3۔ تحسینیات:

حقوق کا تیسرا درجہ "تحسینیات" ہے۔ اس میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں جو زندگی کے معاملات اور طرز زندگی میں نکھار اور حسن پیدا کرتی ہیں۔ مباحات کی حدود میں رہتے ہوئے لوگوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی زندگی میں نفاست اور

9. The Holy Qur'an, Surah Al-Baqarah (2:185)

حسن جمال پیدا کریں۔ حسن و جمال پیدا کرنے والی وہ چیزیں جن سے تہذیب و تمدن میں جمال و نفاست کا اظہار ہوتا ہو اپنانے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ پسندیدہ ہیں اس لیے نفاست اور حسن اسلام میں پسندیدہ چیز ہے۔ قواعد و ضوابط اور قانون سازی کرتے ہوئے بھی اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔[10]

اجماع: اجماع سے مراد کسی فقہی مسئلے پر امت کے مجتہد علماء کا اتفاق ہے۔ انسانی حقوق سے متعلق بہت سے احکام اور اصول اجماع کے ذریعے مستحکم ہوئے ہیں۔ اجماع اسلامی قانون میں استحکام اور وحدت پیدا کرتا ہے اور حقوق انسانی کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

قیاس: قیاس فقہ اسلامی کا ایک اہم ماخذ ہے جو جدید مسائل و معاملات کے حل کو کتاب و سنت کی روشنی میں اخذ کرنے کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ عصر حاضر کے انسانی حقوق سے متعلق متعدد مسائل اور معاملات قیاس کی بنیاد پر حل کیے جاتے ہیں۔

حقوق کی اقسام:

اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس نے روئے زمین پر سب سے پہلے انسانی حقوق کی اہمیت کا اعلان کیا۔ اور آج بھی انسانی حقوق کی اہمیت جتنی اسلام کی نظر میں ہے اور کہیں بھی نہیں۔ بنیادی طور پر حقوق کی دو اقسام ہیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد۔

حقوق اللہ: حقوق اللہ سے مراد ہے اللہ تعالی کے حقوق۔ اللہ تعالی نے انسان کو زندگی عطا کی اور تمام کائنات کو اس کا مطیع بنایا۔ ساتھ ہی اس عطیہ کے لیے شکر گزاری کا طریقہ بھی بتلایا۔ یہ طریقہ چند فرائض کی بجا آوری ہے ان کا تعلق براہ راست خدا اور بندے سے ہے اور ان کا نام اللہ کے حقوق رکھا جو بندوں پر فرض ہیں۔ یہ توحید نماز، روزہ، حج اور زکوۃ ہیں۔ یہ فرائض اللہ کے ساتھ بندے کا تعلق متعین کرتے ہیں یہ انسانی زندگی کا مقصد ہیں۔

حقوق العباد: حقوق العباد کا مطلب ایک آدمی پر دوسرے آدمیوں کے حقوق ہیں لیکن وسیع معنوں میں ہر مسلمان پر انسانوں کے علاوہ جملہ مخلوق کے بھی ہیں۔ اللہ تعالی نے حقوق العباد کو اپنے حقوق کی نسبت زیادہ اہمیت دی ہے۔

حقوق العباد کی دو بنیادی صورتیں ہیں: اخلاقی و معاشرتی حقوق اور سیاسی و قانونی حقوق۔

10. Farooqi, Muhammad Yusuf, Ahd-e-Risalat Mein Mu'asharah aur Mumlikat ki Tashkeel (Formation of Society and State in the Prophetic Era), Izhar-ul-Qur'an, Lahore, 2012, p. 244–247

1- اخلاقی ومعاشرتی حقوق:

اسلام نے فرد کو بہت سے اخلاقی اور معاشرتی حقوق دیے ہیں اور ساتھ ہی کچھ فرائض بھی پورے کرنے کا حکم دیا ہے لیکن حقیقتاً فرائض ادا کرنا ہی دوسروں کے حقوق پورے کرنا ہے۔ حقوق اور فرائض آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ پہلے کا حق دوسرے کا فرض، اور دوسرے کا حق، پہلے کا فرض ہوتا ہے۔ اسلام نے انسان کو جو حقوق عطا کیے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

والدین کے حقوق:

والدین کے حقوق اولاد پر ہیں۔ ہر مسلمان اپنے اوپر والدین کے حقوق تسلیم کرتا ہے۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، بڑھاپے میں ان کی ضروریات کا خیال رکھنا، ان کو اف بھی نہ کہنا اور ان کی خدمت کرنا، سب ان کے حقوق میں شامل ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے؛

"وقضی ربک ألا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين احسانا[11]

"اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔"

زوجین کے حقوق:

دین اسلام میں حقوق زوجین کا واضح تصور ملتا ہے۔ شوہر کا فرض یہ ہے اس کا نان ونفقہ، حسن سلوک، معاشی تحفظ اور عدل وانصاف سے کام لے، جبکہ بیوی کا فرض ہے کہ اس کا ہر حکم بجالائے بشرطیکہ وہ حکم اللہ کے حکم سے متصادم نہ ہو۔ اس کے گھر اور مال واسباب کی نگہداشت کرے۔

قرابت داروں کے حقوق:

اسلام نے قرابت داروں کے حقوق کو بہت اہمیت دی ہے۔ اللہ اور آپ ﷺ کے ارشاد گرامی اور رسول ﷺ کے مثالی عمل سے ان حقوق کی نوعیت اور ان کے اسلوب کی ادائیگی واضح ہو جاتی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے؛

وآت ذالقربی حقه [12]

"اور قرابت داروں کو ان کا حق ادا کرو۔"

11. The Holy Qur'an, Surah Al-Isra (17:23).
12. The Holy Qur'an, Surah Al-Isra (17:26)

قیدیوں کے حقوق:

اسلامی تعلیمات عدل و انصاف پر مبنی ہیں۔ اس میں تمام بنی نوع انسان کے لیے عدل و انصاف کا ایک ہی پیمانہ متعین کیا گیا ہے۔ قیدیوں کے لیے بھی اسلامی شریعت نے عدل و انصاف پر مبنی بہترین احکام پیش کیے ہیں، جو قیدیوں کے مزاج اور حالات سے ہم آہنگ ہیں اور دنیا کے لیے نمونہ اور مثال کی حیثیت رکھتے ہیں۔[13]

ذمیوں کے حقوق:

اسلامی ریاست جس طرح مسلمانوں کے معاملے میں قرآن و سنت کے طے کردہ حقوق کے نفاذ و احترام کی پابند ہے اس طرح وہ ذمیوں کے معاملے میں بھی قرآن و سنت کی قائم کردہ حدود کی پابند ہے۔ اسلامی ریاست شریعت کے مقرر کردہ حقوق میں کوئی کمی نہیں کر سکتی البتہ ذمیوں کو زائد حقوق دے سکتی ہے، بشرطیکہ وہ اسلام کے اصولوں سے متصادم نہ ہوں۔

2۔ سیاسی و قانونی حقوق:

اسلام نے جہاں نے اخلاقی و معاشرتی حقوق وضع کیے ہیں وہاں سیاسی و قانونی حقوق بھی مقرر کر دیے ہیں۔ معاشرے میں ضابطہ حیات کی پابندی، امن و سکون کی فضا اور تحفظ جان و مال سے متعلق تمام امور کو یقینی بنانے کے لیے ان حقوق کو نافذ کیا۔ اسلام نے فرد کو جو سیاسی اور قانونی حقوق دیے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

تحفظ جان:

انسانی جان کو اسلام نے انتہائی مکرم قرار دیا ہے، اور ایک انسانی جان کے قتل کے بدلے پوری انسانیت کا قتل قرار دے کر انسانی جان کے تحفظ کو جس طرح اہمیت دی ہے، اس کی نظیر دنیا کے اخلاقی، مذہبی، یا قانونی ادب میں کہیں نہیں ملتی۔ ارشاد ربانی ہے؛

"من قتل نفسا بغير نفس أو فساد في الارض فكأنما قتل الناس جميعاً، ومن اَحياها فكأنما اَحيا الناس جميعاً" [14]

"جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا تو گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا، اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانیت کی جان بچائی۔"

13. *Qaidiyon ke Huqooq: Islami Taleemat ki Roshni Mein* (Rights of Prisoners in the Light of Islamic Teachings), Aifa Publications, 2010, p. 592
14. The Holy Qur'an, Surah Al-Ma'idah (5:32

تحفظ ملکیت:

اسلامی مملکت میں ایسی تمام ذاتی املاک جو ناجائز وسائل سے حاصل شدہ ہوں، اس سے متعلق قرآن میں واضح تعلیمات موجود ہیں۔ فرمایا:

"ولا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل" [15]

اور ایک دوسرے کے مال باطل طریقے سے مت کھاؤ۔

شخصی آزادی کا تحفظ:

اسلام ہر انسان کو شخصی آزادی کا حق دیتا ہے۔ محض شکوک و شبہات کی بناء پر لوگوں کو گرفتار کرنا اور عدالتی کاروائی کے بغیر انہیں لے جا کر جیلوں میں ڈال دینا اسلام میں جائز نہیں۔

ظلم کے خلاف احتجاج کا حق:

اسلام نے شہریوں کو یہ حق دیا ہے کہ ان پر کوئی ناانصافی یا ظلم ہو تو وہ اس کے خلاف احتجاج کرے۔ ظالم سے ہر گز نہ دبیں اور اس کے ظلم کو ہر گز برداشت نہ کریں۔ ارشاد ربانی ہے؛

"لا يحب الله الجهر بالسوء من القول إلا من ظلم" [16]

"اللہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی بدگوئی پر زبان کھولے الا یہ کہ اس پر ظلم کیا گیا ہو۔"

آزادی اظہار رائے:

اسلام میں فرد کو آزادی اظہار رائے کا بھی حق حاصل ہے کہ ملک کے جملہ امور میں اپنی رائے کا اظہار آزادی سے کر سکیں۔ مگر یہ رائے قرآن و سنت کے احکام کے خلاف نہ ہو۔ قرآن میں مومنین کی صفت بیان کی گئی ہے؛

"تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر" [17]

"وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔"

حق مساوات:

قرآن دنیا کے تمام انسانوں کو بحیثیت انسان مساوی قرار دیتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

15. The Holy Qur'an, Surah Al-Baqarah (2:188)
16. The Holy Qur'an, Surah An-Nisa (4:148)
17. The Holy Qur'an, Surah Aal-e-Imran (3:110)

"يا أيهاالناس إنا خلقنكم من ذكر وأنثى وجعلنكم شعوبا وقبائل لتعارفوا إن أكرمكم عند الله أتقكم"[18]

"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنادیں تا کہ ایک دوسرے کو پہچانو۔ تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیز گار ہے۔"

قرآنی تعلیمات کے مطابق اسلامی مملکت کی حدود میں بسنے والے، تمام انسان قانون کی نظر میں برابر ہیں۔ سماجی زندگی میں بھی ان کے درمیان تقوی کے علاوہ اور کوئی چیز فضیلت کا معیار نہیں ہو گی۔ اسلام نے تمام بنی نوع انسان کو کامل مساوات میں پرو دیا۔

حصول انصاف کا حق:

اسلام نے امیر غریب، اعلی و ادنی اور با اثر اور بے اثر سب کو عدلیہ میں برابری کی حیثیت دے کر قانون کی نظر میں مساوات کے اصول کو اس کی حقیقی روح کے ساتھ قابل نفاذ، اور انصاف کے بنیادی حق کو ہر شہری کے لیے آسان اور سہل الحصول بنادیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے؛

"إن الله يأمر بالعدل والاحسان" [19]

"بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"

آزادی تنظیم و اجتماع:

اسلام نے شہریوں کو تنظیم سازی اور اجتماع کا حق دیا ہے کہ تمام افراد اپنے مفاد، ملک کی ترقی اور معاشرے کی بھلائی کے لیے تنظیم سازی اور اجتماع کر سکتے ہیں بشرطیکہ یہ تنظیم اور اجتماع اچھے مقاصد کے لیے ہو۔ قرآن میں مسلمانوں کے مقصد حیات کی پوری وضاحت اس طرح بیان کر دی گئی ہے؛

"كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله" [20]

"تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کی بھلائی کے لیے لایا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔"

18. The Holy Qur'an, Surah Al-Hujurat (49:13)
19. The Holy Qur'an, Surah An-Nahl (16:90)

20. The Holy Qur'an, Surah Aal-e-Imran (3:110)

سیاسی زندگی میں شرکت کا حق:

اسلام کی رو سے خلافت چونکہ کسی خاص گروہ، خاندان، فرد، نسل یا جماعت کو نہیں، بلکہ بحیثیت مجموعی پوری ملت اسلامیہ کو دی گئی ہے۔اس لیے خلیفتہ اللہ ہونے کی حیثیت سے ہر مسلمان کو مملکت کے امور میں شرکت کا پورا حق حاصل ہے ،اسی لیے اسلامی ریاست کے نظام کو چلانے کے لیے قرآن نے یہ اصول طے کر دیا۔

"وأمرهم شورى بينهم" [21]

"اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں۔"

آزادی نقل و حرکت:

اسلامی ریاست کے ہر فرد کو اپنی مرضی کے مطابق کسی بھی جگہ سکونت اختیار کرنے اور حدود و ملکیت کے اندر، اور عام حالات میں ریاست سے باہر دنیا کے کسی بھی حصے میں جانے آنے کی آزادی ہو گی۔اسی طرح ترک سکونت اور نقل و حرکت کی آزادی بھی خدا نے اپنے بندوں کو عطا کی ہے۔

عصر حاضر میں انسانی حقوق اور اسلامی فقہ:

عصر حاضر میں انسانی حقوق کے فروغ کے لیے اسلامی فقہ ایک جامع اور متوازن نظام پیش کرتی ہے۔اسلام نے انسان کی جان، مال، عزت آزادی اور مساوات کے تحفظ کو بنیادی اہمیت دی ہے۔

اقوام متحدہ اور بنیادی انسانی حقوق:

قومی سطح پر بنیادی حقوق کے تحفظ کی کوششوں کے بعد بین الاقوامی سطح پر جو کوششیں کی گئیں ان میں سے ایک کوشش یو-این-او(اقوام متحدہ) کا منشور انسانی حقوق ہے۔یو-این-او کی جنرل اسمبلی نے 10 دسمبر 1948 کو انسانی حقوق سے متعلق، جس عالمی منشور کا اعلان کیا تھا۔وہ انسانی فلاح کے لیے اہم سنگ میل ہے۔ منشور کی دفعات درج ذیل ہیں۔

1۔ تمام انسان آزاد پیدا ہوئے ہیں اور وقار و حقوق کے معاملہ میں مساوی الحیثیت ہیں۔

2۔ ہر فرد کو زندہ رہنے، آزاد رہنے، اور اپنی جان کے تحفظ کا حق حاصل ہے۔

3۔ ہر فرد کو قانون کی نظر میں بحیثیت فرد، ایک تسلیم شدہ حیثیت حاصل ہو گی۔

4۔ قانون کی نظر میں سب کی حیثیت برابری کی ہو گی، اور انہیں بغیر کسی امتیاز کے مساوی قانونی حفاظت حاصل ہو گی۔

21. The Holy Qur'an, Surah Ash-Shura (42:38)

5۔ ہر فرد کو، شہریت حاصل کرنے کا حق ہو گا۔

6۔ ہر فرد کو، آزادی اظہار رائے کا حق حاصل ہے۔

7۔ ہر فرد کو پر امن، اجتماع و تنظیم کا حق حاصل ہے۔

8۔ ہر فرد کو، باوقار زندگی اور تعمیر شخصیت کے لیے معاشرتی تحفظ کا حق ہو گا۔

9۔ ہر فرد کو سکون و آرام، تفریح کے اوقات کار کے معقول تعین، اور تنخواہ کے ساتھ چھٹیوں کا حق ہو گا۔

10۔ والدین کو اپنے بچوں کے لیے نوعیت تعلیم کے انتخاب کا حق حاصل ہو گا۔[22]

اس منشور میں جن آزادیوں اور حقوق کا اعلان کیا گیا ہے انہیں بعد میں دو کیٹگری میں تقسیم کر دیا گیا۔ ایک میں، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق کو اکٹھا کر دیا گیا اور دوسری میں، شہری اور ریاستی حقوق کو۔ اقوام متحدہ کے خصوصی اداروں مثلاً بین الاقوامی ادارہ محنت، اور یونیسکو بین الاقوامی ادارہ مہاجرین، اور ہائی کمشنر برائے مہاجرین نے انسانی حقوق کے تعین و تحفظ کے لیے قابل ذکر کام کیا۔

جدید چیلنجز:

اسلامی فقہ اور انسانی حقوق کے درمیان ہم آہنگی کے باوجود جدید دور میں کئی نئے چیلنجز سامنے آئے ہیں جن کے باعث فقہی مباحث کو نئے تناظر میں دیکھنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

1۔ **عالمگیریت:** عالمگیریت نے مختلف ثقافتوں، مذاہب اور قانونی نظاموں کو آپس میں قریب کر دیا ہے۔ اس صورت حال میں اسلامی فقہ کو اپنی بنیادی اقدار برقرار رکھتے ہوئے عالمی انسانی حقوق کے معیارات کے ساتھ تعلق کی وضاحت کرنا پڑتی ہے۔

2۔ **مذہبی آزادی اور بین المذاہب تعلقات:** موجودہ دور میں مذہبی آزادی کو بنیادی انسانی حق تصور کیا جاتا ہے۔ اسلامی فقہ کے بعض روایتی مباحث اور جدید انسانی حقوق کے تصورات کے درمیان تطبیق ایک اہم علمی چیلنج ہے۔

3۔ **ڈیجیٹل حقوق اور نجی معاملات:** انٹرنیٹ، مصنوعی ذہانت اور سوشل میڈیا کے دور میں نجی معلومات کے تحفظ، اظہار رائے اور سائبر جرائم جیسے مسائل نئے فقہی سوالات پیدا کر رہے ہیں۔

4۔ **جدید طبی مسائل:** اعضاء کی پیوندکاری، مصنوعی تولید، جینیاتی تبدیلی اور زندگی کے اختتامی مراحل سے متعلق مسائل جدید فقہی اجتہاد کا تقاضا کرتے ہیں۔

22. Salahuddin, Muhammad, *Bunyadi Huqooq* (Fundamental Rights), p.87

5۔ **دہشت گردی اور انتہاپسندی:** دہشت گردی کے واقعات نے اسلام اور انسانی حقوق کے تعلق کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کی ہیں۔ اسلامی فقہ کے حقیقی اصول امن، عدل اور انسانی جان کے احترام کو واضح کرنا ایک اہم علمی ضرورت ہے۔

خلاصہ بحث:

الغرض اسلامی فقہ نے بہت سے ایسے نئے تصورات دنیا کو دیئے جن سے دور جدید کے بہت سے ترقی یافتہ قوانین بھی عرصہ دراز تک ناواقف رہے، بلکہ آج بھی فقہ اسلامی کے متعدد شعبے ایسے موجود ہیں جن کی مثال مغربی قوانین میں موجود نہیں۔ فقہ اسلامی میں سادگی، قانون کی روح اور مقصد پر اصل زور ہے۔ تقویٰ، للّٰہیت اور روحانی پاکیزگی قانون پر عمل درآمد کا اصل مقصد ہے۔ اسلامی فقہ میں حقوق انسانی کا تصور ایک جامع، متوازن اور آفاقی نظام کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت آدم کو خدا، بندگانِ خدا اور دوسری مخلوقات خدا کے سلسلے میں حقوق و فرائض کا، جو ضابطہ عطا کیا گیا تھا۔ وہ انسانی زندگی کے مختلف ارتقائی مراحل میں وقت کے ساتھ اور نئے تقاضوں کے مطابق نئی تشریحات، توضیحات اور اضافی احکام کے ساتھ انسانیت کو اپنی ہدایت ورہنمائی کے لیے مسلسل ملتا رہا۔ انسانی تعلقات کے دائرے جوں جوں پھیلتے گئے ان کو منضبط کرنے والے احکام بھی نازل ہوتے رہے۔ اسلامی فقہ کے تناظر میں انسانی حقوق کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرہ کا ارتقاء شروع ہی سے عالمی بنیاد پر ہوا ہے۔ ایسا معاشرہ جس میں حقوق کا دارومدار نہ رنگ و نسل پر ہو نہ علاقائیت ولسانیت پر۔ جہاں نہ کسی طبقہ کو بالادستی حاصل ہو نہ کسی قبیلہ اور گروہ کو، بلکہ سب کو مساوی حقوق حاصل ہوں۔

نتائج:

1۔ تحقیق سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ اسلام نے انسانی حقوق کا تصور جدید عالمی اعلانات سے کئی صدیوں پہلے پیش کیا اور انسان کو عزت و کرامت عطا کی۔

2۔ فقہ اسلامی میں انسانی حقوق کی بنیاد قرآن و سنت پر قائم ہے جس کی وجہ سے یہ حقوق محض قانونی نہیں بلکہ مذہبی اور اخلاقی حیثیت بھی رکھتے ہیں۔

3۔ موجودہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے بیشتر اصول اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ ہیں۔

4۔ اسلامی فقہ ایک جامع اور متوازن نظام حقوق پیش کرتی ہے جو انسانی وقار، عدل، مساوات اور معاشرتی فلاح کے اصولوں پر قائم ہے۔

5۔ تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ اگر اسلامی فقہ کے حقیقی اصولوں کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق نافذ کیا جائے تو انسانی حقوق کے تحفظ اور فروغ میں موثر کردار ادا کیا جا سکتا ہے۔

سفارشات:

1۔ اسلامی تعلیمات میں بیان انسانی حقوق کے اصولوں کو ریاستی قوانین، عدالتی نظام اور سماجی پالیسیوں میں موثر انداز سے نافذ کیا جائے۔

2۔ انسانی حقوق کے حوالے سے اسلام کے حقیقی اور معتدل تصور کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانے کے لیے علمی مکالموں، سیمینارز، کانفرنسوں اور تحقیقی منصوبوں کا انعقاد کیا جائے۔

3۔ انسانی حقوق سے متعلق قوانین اور پالیسیوں کی تشکیل میں اسلامی فقہ کے اصولِ عدل، رحمت اور مصلحت عامہ کو مد نظر رکھا جائے۔

4۔ اسلامی فقہ میں حقوق انسانی کے اصولوں کو عصر حاضر کے تقاضوں اور جدید سماجی حالات کے مطابق موثر انداز میں پیش کرنے، سمجھنے اور نافذ کرنے کے لیے علمی، قانونی اور سماجی سطح پر مربوط کوششوں کی ضرورت ہے تاکہ انسانی وقار، عدل و انصاف اور فلاح عامہ کے مقاصد بہتر طور پر حاصل کیے جا سکیں۔